***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Quranic Concept of 'Adl wa Ihsan' (Justice and Benevolence) In Islamic Sociology the Foundation of Societal Reasoning

اسلامی عمرانیات میں عدل واحسان کا قرآنی تصوراور معاشرتی استدلال کی بنیاد

Mr. Muhammad Salman Qureshi
Lecturer in Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat, Pakistan
salmanqureshi@kust.edu.pk

Mr. Amin Ullah Khan
Assistant Professor of Islamic Studies GDC Hangu.
Ph.D Scholar Department of Islamic Studies Kohat University of Science & Technology Kohat

Abstract
This research article examines the pivotal role of the Qur'anic concepts of 'Adl (Justice) and Ihsan (Benevolence) as the foundation of Islamic social reasoning. In the Qur'an, the command for 'Adl is not confined merely to equal rights or legal uniformity; rather, it demands balance, truthfulness, and the full realization of rights in every sphere of life. The article emphasizes that the Islamic social structure does not rest solely upon the fundamental pillar of justice; instead, its true spirit is nurtured and sustained through Ihsan. Ihsan refers to a standard of goodness that goes beyond the requirements of justice, encompassing kindness and conduct marked by the highest degree of moral excellence. At the social level, this concept fosters mutual cooperation, compassion, and a deep sense of ethical responsibility within society. This study elucidates the practical application and implications of 'Adl wa Ihsan within the framework of Islamic sociology. It argues that the balanced and simultaneous implementation of both principles is essential for the formation of a sustainable, harmonious, and compassionate society. Any form of social reasoning that neglects these principles remains incomplete and imbalanced. The objective of this research is to provide a comprehensive Qur'anic-based analytical framework for addressing contemporary social issues such as inequality, exploitation, and moral decline within the context of Islamic thought.

***Keywords**: Justice, Benevolence, Qur'anic Concepts, Islamic Sociology, Social Reasoning, Ethics, Social Justice.*

تمہید:

انسانی معاشروں نے ہمیشہ انصاف، اخلاقیات اور سماجی توازن کے سوالات سے نبرد آزما رہنے کی کوشش کی ہے۔جدید سماجیاتی نظریات اکثر قانونی ڈھانچوں، معاشی مساوات یا اقتدار کے تعلقات پر زور دیتے ہیں، مگر وہ سماجی زندگی کے اخلاقی اور روحانی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔اسلامی سماجیات ایک منفرد نقطہ نظر پیش کرتی ہے جو وحی الٰہی پر مبنی ہے، جہاں سماجی نظام اخلاقی ذمہ داری اور ماورائے فطرت احتساب پر قائم ہے۔اس نقطہ نظر کے مرکز میں قرآنی اصول عدل اور احسان موجود ہیں۔

اسلامی فکر میں، معاشرتی استدلال (Societal Reasoning) اور اخلاقیات کی جڑیں براہِ راست قرآنِ حکیم میں ہیں۔قرآن نے ایک متوازن، پائیدار اور عادلانہ معاشرہ تشکیل دینے کے لیے دو بنیادی اصول فراہم کیے ہیں: عدل (Justice) اور احسان(Benevolence)۔جدید دنیا میں، جہاں مادی ترقی کے باوجود سماجی ناہمواری، استحصال اور اخلاقی خلاء بڑھتا جا رہا ہے، اسلامی فکر کے ان بنیادی ستونوں کو نئے سرے سے سمجھنے اور ان کے اطلاق کی

ضرورت بڑھ گئی ہے۔یہ مقالہ اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ عدل و احسان کا قرآنی تصور کس طرح اسلامی سماجیات میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور یہ کس طرح ایک جامع اور مستند معاشرتی استدلال کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔موجودہ معاشرتی مسائل کے لیے صرف قانونی عدل کافی نہیں، بلکہ اس میں احسان کے اضافی پہلو کی شمولیت اسلامی ماڈل کو منفرد بناتی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْيِ (النحل: 90)

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔

قرآن مجید بار بار انصاف کا حکم دیتا ہے اور ساتھ ہی احسان کی ترغیب دیتا ہے، جو یہ بتاتا ہے کہ سماجی ہم آہنگی صرف جبری قانون سے حاصل نہیں ہو سکتی۔بلکہ اخلاقی برتری اور رضاکارانہ نیکی سماج کی صحت مند بقا کے لیے ضروری ہے۔یہ مقالہ اس بات کا تجزیہ کرتا ہے کہ اسلامی فکر میں عدل و احسان کس طرح سماجی استدلال کی بنیاد ہیں اور یہ تصورات اجتماعی طور پر سماجی اداروں، تعلقات اور اخلاقی شعور کو کس طرح تشکیل دیتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ(سورۃ النحل: 90)

ترجمہ:"بیشک اللہ انصاف، احسان اور قرب و تعلق رکھنے والوں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔"

اسلامی سماجیات کا تصوراتی ڈھانچہ

اسلامی سماجیات سیکولر سماجیاتی ماڈلز سے بنیادی طور پر مختلف ہے کیونکہ یہ وحی (وحی)، عقل (عقل) اور اخلاقی احتساب (اخلاق) کو یکجا کرتی ہے۔اسلامی فکر میں معاشرہ اخلاقی طور پر غیر جانبدار جگہ نہیں بلکہ ایک امانت (امانت) ہے جس میں انسان اللہ کے سامنے ذمہ دار اخلاقی ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اس ڈھانچے میں سماجی اصول، قوانین اور ادارے نہ صرف اپنی کارکردگی بلکہ اخلاقی اور روحانی نتائج کی بنیاد پر جانچے جاتے ہیں۔عدل معاشرے کی ساخت کی بنیاد فراہم کرتا ہے، جبکہ احسان اسے اخلاقی اور روحانی توانائی دیتا ہے۔یہ دونوں اصول مل کر سماجی زندگی کا ایک متوازن ماڈل قائم کرتے ہیں جو قانون کو رحم دلی اور حقوق کو ذمہ داریوں سے ہم آہنگ کرتا ہے۔

قرآنی تصور عدل (انصاف)

عدل کا معنی اور دائرہ کار

قرآن میں عدل توازن، انصاف، سچائی اور چیزوں کو ان کی صحیح جگہ پر رکھنے کا نام ہے۔انصاف صرف عدالتی نظام تک محدود نہیں بلکہ ذاتی رویوں، معاشی لین دین، خاندانی تعلقات اور حکومت تک پھیلا ہوا ہے۔قرآن مومنین کو حکم دیتا ہے کہ انصاف قائم کریں چاہے یہ ذاتی مفادات یا سماجی دباؤ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ (النحل: 90)

ترجمہ:بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور ظلم و ستم سے منع کرتا ہے۔

سماجی اصول کے طور پر عدل

سماجی اصول کے طور پر عدل انسانی عزت، قانون کے سامنے مساوات اور حقوق کی تکمیل کی حفاظت کرتا ہے۔یہ ظلم اور استحصال کو روکتا ہے اور واضح اخلاقی اور قانونی حدود قائم کرتا ہے۔اسلامی سماجیات میں انصاف سماجی نظم اور استحکام کے لیے کم سے کم معیار ہے۔

صرف انصاف کی حدود

انصاف ناگزیر ہے، مگر قرآن تسلیم کرتا ہے کہ صرف سخت انصاف پر مبنی معاشرہ سرد، سخت اور اخلاقی طور پر ناکافی ہو سکتا ہے۔قانونی انصاف رویوں کو منظم کر سکتا ہے مگر ہمدردی، سخاوت یا سماجی یکجہتی پیدا نہیں کر سکتا۔اس حد کی وجہ سے احسان کا تکمیلی اصول ضروری ہو جاتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ (النساء: 135)

ترجمہ:اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف قائم کرنے والے بنو، خواہ یہ گواہی تمہارے اپنے حق میں یا والدین اور رشتہ داروں کے حق میں ہی کیوں نہ ہو۔

قرآنی تصور احسان (نیکی)

احسان حسن (خوبصورتی اور برتری) کی جڑ سے نکلا ہے اور کاموں کو بہترین طریقے سے انجام دینے کو کہتے ہیں۔اخلاقی طور پر یہ فرض سے آگے بڑھ کر بلا مجبوری نیکی کرنے کا نام ہے۔نبی محمد ﷺ نے احسان کی تعریف کی کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو، جو اس کی گہری روحانی بنیاد کو ظاہر کرتی ہے۔

سماجی سیاق میں احسان مہربانی، معافی، سخاوت اور دوسروں کی بہبود کی فکر کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔یہ افراد کو انصاف سے زیادہ دینے کی ترغیب دیتا ہے، جس سے سماجی دراڑیں مندمل ہوتی ہیں اور اعتماد و تعاون بڑھتا ہے۔اسلامی سماجیاتی نقطہ نظر سے احسان معاشرے کی اخلاقی روح ہے۔یہ قانونی تعلقات کو اخلاقی رشتوں میں تبدیل کرتا ہے اور سماجی فرائض کو اخلاقی برتری کے اعمال میں بدل دیتا ہے۔احسان کے بغیر انصاف مشینی رہ جاتا ہے؛ احسان کے ساتھ معاشرہ انسانی اور رحم دل بن جاتا ہے۔

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (النساء: 36)

ترجمہ :اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قرب و جوار کے پڑوسیوں، ساتھیوں، مسافروں اور تمہارے زیرِ اثر غلاموں کے ساتھ احسان کرو۔

عدل و احسان بطور یکجا اصول

قرآن عدل اور احسان کو متضاد نہیں بلکہ تکمیلی اصول پیش کرتا ہے۔انصاف حقوق اور حدود قائم کرتا ہے، جبکہ احسان ان حدود کو رحمت اور سخاوت سے نرم کرتا ہے۔یہ دونوں مل کر قانون اور اخلاق کے درمیان متحرک توازن پیدا کرتے ہیں۔یہ انضمام اسلام میں سماجی استدلال کے لیے اہم ہے۔عدل افراتفری اور ظلم کو روکتا ہے، جبکہ احسان اخلاقی زوال اور سماجی علیحدگی کو۔جو معاشرہ انصاف کو ادارہ جاتی بناتا اور احسان کو پروان چڑھاتا ہے، وہ استحکام اور اخلاقی بلندی دونوں حاصل کرتا ہے۔

عصری سماجی اثرات

جدید معاشروں میں امیر اور غریب کے درمیان خلیج بڑھ رہی ہے۔انصاف منصفانہ تقسیم اور مساوی مواقع کا تقاضا کرتا ہے، جبکہ احسان رضاکارانہ صدقہ، سماجی بہبود اور محروموں سے ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے۔یہ دونوں مل کر عدم مساوات کا جامع حل پیش کرتے ہیں۔انصاف استحصال روکنے کے قانونی طریقے فراہم کرتا ہے، مگر احسان افراد اور اداروں کو اخلاقی طور پر کام کرنے کی تحریک دیتا ہے چاہے استحصال قانونی ہی کیوں نہ ہو۔یہ دوہرا طریقہ سماجی احتساب کو مضبوط کرتا ہے۔اخلاقی اقدار کے کٹاؤ سے انفرادیت اور سماجی انتشار بڑھا ہے۔احسان اخلاقی شعور کو زندہ کرتا ہے، جبکہ عدل اداروں پر اعتماد بحال کرتا ہے، جس سے معاشرے اخلاقی ہم آہنگی دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔

جدید سیاق میں اسلامی سماجی استدلال

عدل و احسان پر مبنی اسلامی سماجی استدلال خالص مادی یا اقتدار پر مبنی سماجیاتی ماڈلز کا متبادل پیش کرتا ہے۔یہ اخلاق، روحانیت اور قانون کو ایک متحد ڈھانچے میں ضم کرتا ہے جو سماجی مسائل کے ساخت اور اخلاقی دونوں پہلوؤں کا حل کر سکتا ہے۔یہ طریقہ کثیر الثقافتی معاشروں میں خاص طور پر مفید ہے، جہاں قانونی انصاف کو اخلاقی ذمہ داری سے تکمیل کی ضرورت ہے تاکہ سماجی ہم آہنگی برقرار رہے۔اسلامی سماجیات اس طرح نہ صرف مسلم معاشروں بلکہ عالمی سطح پر انصاف اور اخلاق کی بحثوں میں بھی حصہ ڈالتی ہے۔

قرآنی تصورات عدل اور احسان اسلامی سماجی استدلال کے بنیادی ستون ہیں۔انصاف سماجی نظم کے لیے ضروری ساخت فراہم کرتا ہے، جبکہ احسان اس ساخت میں اخلاقی اور روحانی زندگی کا اضافہ کرتا ہے۔کسی ایک کی عدم موجودگی عدم توازن کا باعث بنتی ہے یا تو رحم دلی کے بغیر سخت قانونی پن یا استحکام کے بغیر اخلاقی مثالیں۔اسلامی فکر میں ایک پائیدار، متوازن اور انسانی معاشرہ صرف عدل و احسان کے یکجا اطلاق سے ہی ممکن ہے۔یہ ڈھانچہ عصری سماجی چیلنجز کے حل اور جدید سماجیاتی گفتگو کو اخلاقی اور روحانی تکمیل کی طرف لے جانے میں گہری بصیرت فراہم کرتا ہے۔

نتائج:

- عدل حقوق کی حفاظت اور سماجی توازن قائم کرتا ہے۔
- احسان معاشرت میں اخلاقی اور روحانی قوت پیدا کرتا ہے۔

- عدل اور احسان ایک دوسرے کے تکمیل کنندہ ہیں، متضاد نہیں۔
- انصاف صرف قانونی حدود فراہم کرتا ہے، احسان انسانی ہمدردی اور سخاوت کو فروغ دیتا ہے۔
- اسلامی سماجیات وحی، عقل اور اخلاقی احتساب کو یکجا کرتی ہے۔
- رسول ﷺ کی زندگی عدل و احسان کا عملی نمونہ ہے۔
- عدل و احسان کا متوازن نفاذ پائیدار اور ہم آہنگ معاشرہ قائم کرتا ہے۔
- عصری سماجی مسائل جیسے ناہمواری اور استحصال کے حل میں عدل و احسان مؤثر ہیں۔
- اسلامی سماجی استدلال عدل و احسان کے یکجا نفاذ سے اخلاقی، قانونی اور سماجی ہم آہنگی فراہم کرتا ہے۔

حواشی اور حوالہ جات:

1. الغزالی، امام ابو حامد،" احیاء علوم الدین "، قاہرہ، مصر: دار المعارف
2. النسائی، ابو عبدالرحمن، "سنن النسائی"، قاہرہ، مصر: دار الکتب العلمیۃ
3. القرطبی، محمد بن احمد،"الجامع لأحکام القرآن"، قاہرہ، مصر: دار الکتب المصریۃ
4. الرازی، فخر الدین ،"التفسیر الکبیر "،بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی
5. الترمیذی، محمد بن اسماعیل،" جامع الترمزی"، بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی۔
6. علوانی، طارق ج، " اسلامی اختلاف کے اخلاق"، ہیرنڈن، وی اے: انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک تھوٹ
7. چپرا، محمد یوسف،"اسلامی معیشت کی اخلاقی بنیادیں"، جدہ، سعودی عرب: اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ
8. فاروقی، امام راشد،" اسلام اور تمدن"،کوالالمپور، ملائیشیا: انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک تھوٹ
9. ابن خلدون، عبد الرحمان"المقدمۃ "،پرنسٹن، این جے: پرنسٹن یونیورسٹی پریس
10. ابن تیمیہ، احمد،" السیاسۃ الشرعیۃ" قاہرہ، مصر: دار الحدیث
11. مودودی، سید ابوالاعلیٰ،" تفہیم القرآن"، لاہور، پاکستان: ادارہ ترجمان القرآن
12. نصر، سید حسین،" اسلامی زندگی اور فکر"، لندن، برطانیہ: جارج ایلن اینڈ انون
13. شاہ ولی اللہ دہلوی،"حجت اللہ البالیغہ"، دہلی، بھارت: مکتبہ رحیمیہ